Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی منصوبے کا مقصد علم کے میدان میں کو برتری دلانا ہے

ہم یورپ کے دل جیتیں گے۔ فرینکفرٹ کی مسجد نور میں خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت اچھی ہے۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام

• ربوہ ۸ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ حال ہی میں جاری شدہ تعلیمی منصوبے کا مقصد علم کے میدان میں عالم اسلام کی برتری کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کا اظہار ۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء کو فرینکفرٹ کی مسجد نور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے کیا۔ یہ خبر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی مرسلہ کیبل گرام میں بتائی گئی ہے۔ یہ تار کل یہاں موصول ہوئی ہے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کی تار کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ۴ جولائی بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت میں کی جانے والی مختلف تحریکات کا تذکرہ فرمایا اور اسلام اور انسانیت کے لئے ہر تحریک کے شیریں ثمرات کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تمام پروگرام اور تحاریک اللہ تعالیٰ کی لا انتہا رحمتوں برکات اور عظمت کی مظہر ہیں۔ اور ہر تحریک کو اللہ تعالیٰ کی مقدس تائید و حمایت میسر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان تمام پروگراموں کا مقصد جماعت احمدیہ کی آنے والی صدی میں اسلام کی فتح کی راہ ہموار کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حال ہی میں جاری کئے گئے۔ تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ منصوبہ علم کے میدان میں عالم اسلام کی برتری اور قیادت کا ذریعہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کے ذریعہ ہم یورپ کے دل اسلام کی برتری اور قیادت کا ذریعہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کے ذریعہ ہم یورپ کے دل اسلام کی خاطر جیتیں گے۔ حضور نے احباب پر زور دیا کہ وہ دعاؤں کے ذریعہ سے اس منصوبے کی کامیابی میں حصہ لیں۔

۴ جولائی کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرینکفرٹ کے احمدی احباب سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب سے بے تکلفی اور شفقت کی باتیں کیں۔

حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ۳ جولائی سے ہائی بلڈ پریشر اور چکر آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کے دورہ کو کامیاب کرے اور ہر گام پر اپنے فضل سے نوازتا رہے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۵ شبان ۱۴۰۰ھ : ۹ وفا ۱۳۵۹ش : ۹ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۵۶

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۸ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے۔ اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

— • قریباً ہفتہ عشرہ سے خاکسار کو رات کے وقت سانس کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے علاج شافی میسر فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم)

— • مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۰ء کے الفضل میں احسان ہسپتال نائیجیریا کی افتتاحی تقریب کے متعلق خبر شائع ہوئی ہے۔ جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ ہماری جماعت کے صرف دو ہسپتال ہیں جبکہ پہلا ہسپتال ہے۔ پانچ ہسپتال (۱) کانو (۲) لیگوس (۳) ابادان (۴) اجیبوڈے (۵) بکورو میں پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ وہاں متعلقہ علاقہ (اوگن سٹیٹ) میں یہ دوسرا احمدیہ ہسپتال ہے۔ پہلا اجیبواڈے کا تھا۔

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے، وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو (پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ شعبان ۱۴۰۰ھ
۹ وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستانِ عشق کا ایک بیخود کر دینے والا باب

اپنے اردگرد پھیلی ہوئی اس بے کنار دنیا پر چند لمحوں کے لئے رُک کر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر قدم پر لذات کی دیوانی یہ دُنیا صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کس کس مسرت کی تلاش میں ماری ماری پھرتی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں اور ادارے فلک بوس عمارات تعمیر کرتے ہیں کہ ان کے گھروں میں دن برسنے لگے اور وہ دنیا کی زیادہ سے زیادہ آسائش حاصل کر کے لطف اُٹھا سکیں۔ دفاتر میں سر کھپانے والے کاروبار میں دن رات غرق رہنے والے۔ چودہ، چودہ اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے دن میں کام کرنے والے اپنی جان کو عذاب میں ڈال کر روٹی کمانے والے دولت کے پیچھے ایک دوسرے کی بوٹیاں تک نوچ لینے والے ـــــ یہ سب کس دیوانگی کے پیچھے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان سب کا مطمحِ نظر آسائش، آرام اور خوشی کے سوا کیا ہے ـــــ؟

مگر اس اندھی اور دیوانی دنیا پر نظر ڈالی جائے تو ائر کنڈیشنڈ دفاتر میں بیٹھنے والوں، مرسڈیز کاروں میں گھومنے والوں، ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں کے مالکوں وی۔ سی۔ آر پر دن رات فلمیں دیکھنے والوں، ان سب کی حالت پر ایک لمحے کے لئے بڑی شدت سے ترس آتا ہے کہ ـــــ یہ سب محبت ازلی کی نعمت سے محروم اندھیاروں میں ٹامک ٹوئیے مارتے پھر رہے ہیں۔

انسان کو جس خدا نے بنایا اور اس دُنیا میں بھیجا اس نے اس کی تخلیق کے ساتھ ہی اپنی ذات کی ملاقات اور گفتار کی محبت کا بیج بھی ساتھ ہی انسانی فطرت میں رکھ دیا۔ یہی وہ منبع اور سرچشمہ ہے جس سے پانی کے وہ جان بخش دھارے پھوٹتے ہیں کہ رُوح و نظر ازلی مسرتوں اور محبتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتے ہیں اور قلب و جگر پر ابدی سکینت اور سکون کا بسیرا ہو جاتا ہے۔

اس زبردست سکون کا منبع خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ لذت کیسی زبردست اور کیسی طاقتور ہے اس کا ذکر انہی سے سنیئے جنہوں نے یہ لذت چکھی ہے اور دنیا کی ہر لذت سے بے گانہ ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"..... جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دُور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے کاش اگر میں قادر ہو سکتا تو میں اس کو بیان کرتا..... وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے ایسا ہی اسکی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے..... خدا کا کلام..... قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے..... اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے..... ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ اس کا یقین اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے وہ میدان کا بہادر اور استقامت کے تخت کا مالک بن جاتا ہے

یہی میرا حال ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں اس کی کلام سے ہی اس کی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ کچھ اٹکل نہیں آتی کہ مجھے کیا ہو گیا۔ تیز تلواریں میرے اس پیوند کو چھیڑ نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی۔ وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے۔ اور بیان سے بلند تر اور براہین سے بالاتر۔

..... پس وہی ایک بات تھی جو بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی اور حضرۃ احدیت کی طرف مجھے کھینچ کرلے گئی اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے اور مجھے کہاں تک پہنچا دیا اور کیا کیا تبدیلیاں کیں اور کیا میرے دل میں سے لے لیا اور کیا دیدیا۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس پیرایہ میں دلوں میں بٹھا دوں۔ جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی نہیں جانتا مگر میں۔ اور جس محبت کے مقام پر میرا قدم ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتداء اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا جیسا کہ ایک زبردست بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے.....

خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی ہے جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بدذاتی نہیں ہوگی کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں اسی طرح اس کو خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح میں یقین رکھتا ہوں کہ میں زبان سے بولتا ہوں اور کانوں سے سنتا ہوں اور میں کیونکر اس سے انکار کروں۔ اس نے تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ اور ایک ٹھنڈی ہوا کی طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت بخش ہوا..... وہ خدا کا کلام ہے اور اس نے حقائق و معارف کا ایک خزانہ میرے پر کھول دیا جس سے میں اور میری تمام قوم بے خبر تھی....."

(نزول المسیح صفحہ ۸۵ تا ۸۹)

غرضیکہ جہاں تک بیان کرتے چلے جائیں یہ وہ داستانِ عشق ہے جس کا ہر باب طولانی ہے جس کی ہر ہر سطر میں لطف و انبساط کی نئی سے نئی کیفیت جنم لیتی ہے۔ جہاں محبت کی ایک نہ ختم ہونے والی دنیا آباد ہے۔ جہاں عشق ہے، محبت ہے، خدا کا پیار ہے، حقیقی پیار، اصلی اور سچا پیار جو بے وفائی نہیں کرتا جو کبھی ہرجائی نہیں بنتا۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

قطعات

چوہدری شبیر احمد
واقفِ زندگی تحریک جدید

وقفِ عارضی

پیارو یہ وقف عارضی راہِ ثواب ہے ؛ اس رہ کے ذرّے ذرّے میں بوئے گلاب ہے
مل جائے جتنا وقت بھی نیکی میں صرف ہو ؛ انساں تو اس جہاں میں مثلِ حباب ہے

وقفِ جدید

یادگارِ حضرتِ فضلِ عمرؓ وقفِ جدید ؛ بہرِ ملک و قوم ہے قلب و جگر وقفِ جدید
اپنی قربانی سے اس کی آبیاری کیجئے ؛ اک ثمر آور ہے پاکیزہ شجر وقفِ جدید

تحریکِ جدید

نورِ فرقاں کی اشاعت کا ہے تحریکِ جدید ؛ خوب چمکا ہے جہاں میں نام تحریکِ جدید
یہ ہے اک میخانہ جس کے ساقی ہیں فضلِ عمر ؛ ہر طرف گردش میں ہے بس جام تحریکِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ

مکرم مولوی امداد الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بھالپور

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مومنین کی پاکیزگی اور کامیابی کے لئے چھ درجے یہاں پر بیان ہوئے ہیں اس میں تیسرا درجہ انفاق فی سبیل اللہ کا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا:۔

"زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے۔ للہ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے اور جب بخل کی پلیدی جس سے انسان کے اندر سے نکل جاتی ہے تو وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۴۶ ایڈیشن ۱۹۷۸ء)

کسی حد تک پاک بننے سے مراد یہ ہے کہ چھ درجہ پر عمل کر کے کامیاب ہونے سے مکمل پاک ہوتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کا صرف تیسرا درجہ ہے اس لئے اس ایک درجہ پر کامیاب ہونے سے ایک حد تک یعنی انفاق فی سبیل اللہ کی حد تک پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ جو جس قدر پاکیزگی کے درجات پر کامیاب ہوں گے وہ اسی قدر خدا تعالیٰ سے اپنی مناسبت پیدا کریں گے اور قرب حاصل کریں گے یہی نجات ہے۔ یہی کامیابی ہے۔

قومی ضرورت:

واضح ہو کہ نفس کی پاکیزگی انفاق فی سبیل اللہ کا پہلا مقصد ہے اور اس کے بعد دوسرا مقصد قومی ضرورت ہے یہ قربانی مقدار میں بھی بڑی ہوتی ہے اس لئے کہ نفس کی پاکیزگی کی خاطر قربانی کرنے سے نفس مضبوط ہو جاتا ہے اور اس کے اندر استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بھاری قربانی کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ انفرادی طور پر زندگی نہیں گزار سکتا۔ بلکہ اجتماعی اور قومی زندگی کے لئے اسے منظم ہونا پڑتا ہے۔ ایک نقطہ مرکزی پر قوم کو منظم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو منتخب کرتا ہے اور نبوت کے بعد خلافت کو۔ اس منظم قومی زندگی کے استحکام اور ترقی کے لئے مالی قربانی کرنا ہوتی ہے۔ جان کی قربانی، علم و ہنر کی قربانی، وقت کی قربانی اور ہر قسم کی قربانی اسی کی خاطر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ"

(بقرہ ص۱۹۶)

اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مذکورہ ہمارے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی اور جب ہماری حکومت مضبوط ہو گئی تو ہم نے سوچا

"قلنا ھلم نقیم فی اموالنا و نصلحھا"

(ابوداؤد کتاب الجہاد)

کہ اب ہم اپنے مالوں کی حفاظت کریں گے یعنی زیادہ خرچ نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مال جمع کرنے کی راہ ہلاکت کی راہ ہے۔

پس اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اے مسلمانو! تم غلبہ اور اقتدار کی خوشی میں دنیا کی عیش اور لذات کی طرف راغب نہ ہو۔ یقین رکھو کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تم بہترین امت ہو جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو اور تم کو صرف اس لئے دنیا میں قائم کیا گیا ہے کہ تمام بنی نوع کی خدمت کرو گے۔ عیسائیوں نے یہ دعا کی تھی کہ:۔

"رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ"

(مائدہ)

اے ہمارے رب تو ہمارے لئے آسمان سے کھانا نازل کر

پس اگر دیگر مذاہب والے حکومت حاصل کر کے دنیا کماتے ہیں تو اور بات ہے مگر مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنے عظیم الشان رسولؐ کی امت ہو کر اسلام کے نام پر حکومت حاصل کریں اور دنیا کی لذات اور عیش میں مست ہو جائیں۔ بلکہ ان کی حکومت کا طرۂ امتیاز تو خدمت اور صرف خدمت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بہترین حکومت عطا فرمائی تھی جس میں کوئی بغاوت یا فساد یا کوئی سول نافرمانی کا خطرہ نہیں تھا۔ کسی چیز کی کمی نہیں تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ:۔

"مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ"

(شمائل ترمذی)

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لگاتار دو روز پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

پس مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ ہر حال میں بنی نوع کی خدمت کریں۔ حکومت ان کو اس لئے ملے گی تاکہ تمام بنی نوع کو دنیا میں تمام ضروریات زندگی مہیا ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ"

اسلام میں جو قوم کا سربراہ ہوتا ہے وہ عوام کا خادم ہوتا ہے۔

اگر مسلمان حکومت ملنے کے بعد دنیا کی عیش میں پڑ گئے تو اسلام کے نام پر وہ حکومت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت کی ابتداء میں جب تمہارا ایمان ابھی ابتدائی مرحلہ میں تھا ہم نے تم پر احسان کیا اور تمہاری تھوڑی سی قربانیوں کو قبول کیا اور تمہارے جان و مال میں بہت برکت دی۔ اب تم ترقی کر گئے ہو اور تمہیں اس بات کا کامل یقین ہو گیا اور بڑھایا۔ اس لئے اب تمہیں بہت زیادہ قربانیاں دینی ہوں گی۔ خدا کے احسانات کا شکر کرنا ہوگا۔ تم جتنی قربانیاں دیتے چلے جاؤ گے ہم تمہیں اتنا زیادہ اپنے فضل کا وارث بناتے چلے جائیں گے اور اگر تم قربانیاں پیش کرنے سے رک گئے تو تم سمجھ لو کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیات کو روک دیا۔ کاش مسلمانوں نے اس بات کو سمجھ لیا ہوتا تو اس وقت ساری دنیا کی تمام قومیں مسلمان ہو چکی ہوتیں۔

زمانہ کی اہمیت:

ہر زمانہ کی ایک قدر و عظمت ہوتی ہے چنانچہ سلسلہ یا جماعت کی ابتداء میں انفاق فی سبیل اللہ کی بہت زیادہ قدر و اہمیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا"

(سورۃ حدید آیت ۱۱)

اے مومنو! فتح سے پہلے جس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اس کی راہ میں جنگ کی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور فتح کے بعد جنگ کی۔ فتح

سے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے اور جنگ کرنے والے درجہ میں بہت بڑے ہیں فرمایا۔ کہ فتح یا غلبہ ہونے سے قبل الٰہی سلسلہ میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں اور خدا کی خاطر اپنی تمام تر محنت صرف کرتے ہیں ان کا درجہ بلند ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن یا سلسلہ ابتدائی ایام میں سے گزر رہا تھا تو جو لوگ اس میں شامل ہو رہے تھے اور اپنی قربانیاں پیش کر رہے تھے وہ صرف اور صرف اپنے قوتِ ایمانی کے بل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد پر بغیر قطعی مشاہداتی علم کے ایسا کر رہے تھے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ قدر تو ایمان کی ہے جو صحابہ کرام جنگ بدر سے قبل یا فتح مکہ سے قبل قربانیاں دے رہے تھے ان کو فتح مکہ کے بعد کی ترقیات کا علم محض ایمان بالغیب ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کی سب سے زیادہ قدر ہے کہ غلبہ اور فتح ظاہر ہونے سے قبل صرف اور صرف اللہ کے کہنے پر یقین کر لیا جائے اور اس کی خاطر جان مال ہر چیز قربان کر دیا جائے۔ بعد جب حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ سب کو نظر آنے لگتا ہے کہ یہ بات یقیناً غلبہ ہو ہی جائے گا۔ تب اس پر محنت صرف کرنا آسان بات ہوتی ہے اس لئے ابتدائی زمانہ کی قربانیاں بہت بڑی اہمیت اور قدر کی حامل ہوتی ہیں۔

جس طرح حضرت ابوبکرؓ اس وقت ایمان لائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل اکیلے تھے۔ محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر کہ آپ کو خدا نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بغیر بحث و تمحیص کے صرف خدا کے بابرکت نام کی قدر کی اور ایسی قدر کی کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اور خدا کے نام پر اپنی جان و مال و عزت ہر چیز قربان کر دی اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے اوپر نہیں لیتا۔ پس خدا نے ابوبکرؓ کے اس اخلاص کی خوب داد دی۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لائے اور آپ کے کہنے پر اسلام کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تعالیٰ تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ مالی قربانی کرے۔ فرمایا:۔

"اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے ..... اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا....."

(کشتی نوح۔ آخری باب خاتمہ)

فرمایا:۔

"پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۸۔ حاشیہ)

رمضان المبارک کی آمد آمد

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ شعبان

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں رمضان المبارک کے بارہ میں اپنے خطبہ میں ہمیں ارشاد فرمایا کہ:۔

"اے لوگو! بڑی عظمتوں والا مہینہ بڑی برکتوں والا مہینہ قریب آگیا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کی ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس میں راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ جو اس میں کوئی نیک اور خیر کا کام کرے گا گویا اس نے اور مہینوں میں فرائض سرانجام دیئے یہ مہینہ بدیوں سے روکنے اور نیکیوں کو استقلال سے ادا کرنے کا مہینہ ہے اور اس کا بدلہ جنت ہے۔ یہ محتاج لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی کا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو گناہوں سے مغفرت حاصل ہوگی اور وہ دوزخ کی آگ سے آزاد کیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں سے کوئی کمی جائے اور جو زیادہ استطاعت نہ رکھتا ہو وہ دودھ یا کھجور یا پانی سے روزہ کھلوا سکے تو اس کو بھی یہ ثواب خدا تعالیٰ دے گا اور جو روزہ دار کو پانی (ٹھنڈے) سے سیر کرائے خدا تعالیٰ اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے ابتداء میں رحمت اور اس کے وسط میں مغفرت اور اس کے آخر میں دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ جو اس میں اپنے ماتحت سے تخفیف کرے گا خدا اس کی مغفرت کرے گا اور دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔"

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۳۔ ۱۷۴)

احباب جماعت اس مبارک مہینہ کی برکت کے حصول کے لئے ابھی سے کوشش شروع فرماویں خدا آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

مرسلہ

سید احمد علی شاہ صاحب

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص اور قدیم صحابی حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی، حضرت بھائی شیر محمد صاحب مرحوم درویش قادیان کی اہلیہ اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہر نسبتی تھیں۔ راولپنڈی میں مورخہ ۱۰ رجون کو وفات پاگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۷۸ سال تھی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت نیک، دعاگو اور عبادت گذار تھیں، تہجد اور اشراق تک کی نمازوں کا التزام کرنے والی، حج بیت اللہ سے مشرف ہوئی۔ موصیہ، لین دین میں بہت صاف، دوسروں سے بہت حسن سلوک کرنے والی، بہت فراخ اور عالی حوصلہ تھیں۔ پیدائشی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "دار" میں ہوئی۔ نام بھی حضورؑ نے ہی تجویز فرمایا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی والدہ کا دودھ پیا ہوا تھا۔ اس لئے ہمیشہ رضاعت کے اس رشتہ کا لحاظ فرماتے ہوئے ان سے اور ان کی سب بہنوں سے اخوت اور محبت کا سلوک فرماتے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خواتین مبارکہ سے بہت قریبی تعلق تھا۔ ہجرت کے وقت آپ کے خاوند حضرت بھائی شیر محمد صاحبؓ قادیان میں ہی بطور درویش رہ گئے اور بالآخر تھوڑا عرصہ ہوا اسی عہد وفا کو نباہتے ہوئے ان کی وفات ہوگئی۔ کئی دفعہ ان کے پاس جاکر قادیان میں وقت گذارتی رہیں۔ اب ان کی وفات کے بعد بھی یہی خواہش تھی کہ قادیان جاکر وہاں زندگی کے باقی ایام دعاؤں میں گذاریں۔ چنانچہ دنیا کے لئے کوشش بھی کر رہی تھیں لیکن خدا کی طرف سے بلاوا آگیا۔ وفات سے کچھ روز قبل خاکسار کو بلوا کر اپنے حصہ وصیت کی ادائیگی، وفات کے بعد جنازہ کو ربوہ لے جانے اور دیگر انتظامات اور کئی خانگی امور کے بارے میں بطور خاص وصیت لکھوائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما تھے ان کی خدمت میں میرے ذریعہ سلام اور دعا کی درخواست کی۔ بہت خوش نصیب اور بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ راولپنڈی میں اپنی بیٹی محترمہ نسیم اختر جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عطاء اللہ صاحب مرحوم کے ہاں مقیم تھیں۔ اس بیٹی کے علاوہ آپ کے تین بیٹے مکرم سعید احمد خان صاحب چوبرجی لاہور، مکرم حمید احمد خان صاحب رین بو سٹڈیو ساہیوال اور مکرم مجید احمد خان صاحب مقیم لندن ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق فرماتے ہوئے ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ)

میرے بڑے بھائی رانا بشیر احمد صاحب

میرے بڑے بھائی اور جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے سرگرم رکن اور زعیم انصار اللہ حلقہ رانا بشیر احمد صاحب ۲۵ رجون ۱۹۸۰ء کو شام پانچ بجے سروسز ہسپتال لاہور میں بعمر ۵۵ سال رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت مخلص، فدائی جاں نثار اور فرض شناس خادم سلسلہ تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے آپ نے زندگی نہایت سادگی سے گذاری۔

آپ ۸ رجون ۱۹۲۵ء کو جالندھر کے ایک گاؤں نور محل میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے ایم اے تک تعلیم حاصل کی اور وفات سے کچھ عرصہ قبل جاپانی زبان کا یونیورسٹی سے کورس پاس کیا۔ آپ سول سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ سیالکوٹ میں کلیم آفیسر بھی رہے لیکن ہمیشہ ہی دینداری کو مدنظر رکھا۔ اپنے رہائشی علاقہ میں اصلاحی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری بھی رہے اور اپنے علاقہ کی سڑکیں اور پکی گلیاں تعمیر کرائیں۔ غرض جماعت میں اور دیگر دوستوں میں ہر دلعزیز تھے۔ ماہ اپریل میں آپ کو بخار آنا شروع ہوگیا۔ ملک کی خدمت کا اتنا جذبہ تھا کہ بخار کی حالت میں بھی دفتر جاتے رہے ۱۴ رمئی کو آپ کو سروسز ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ لیکن دن بدن حالت خراب ہوتی گئی۔ خون کی کمی کی وجہ سے آپ کا جسم بے حد کمزور ہوگیا۔ خون کی اپیل پر لاہور کے بے شمار خدام خون ٹسٹ کروانے کے لئے ہسپتال تشریف لائے لیکن افسوس کسی کا خون گروپ کے ساتھ نہ مل سکا۔ البتہ ایک دو دوست جن میں مرزا ناصر احمد سمن آباد شامل ہیں خون مل گیا۔ ان کے لڑکوں نے دو بوتلیں خون کی دیں۔ اپریشن کے بعد معلوم ہوا کہ آپ کو کینسر کی بیماری تھی جو کہ سارے جسم پر پھیل چکا تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بچے چھوڑے ہیں جن میں پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں ان میں سے صرف ایک بچی کی شادی کر سکے آپ کے دو بہن اور دو بھائی ہیں۔ جنازہ ۲۶ رجون ۱۹۸۰ء کو ربوہ لے جایا گیا جہاں نماز جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ نے پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ اور بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو آمین۔

(رانا مبارک احمد لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر الفضل ربوہ)

کون فدیہ دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گذر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا ان جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔"

(فتاویٰ صفحہ ۱۳۷)

قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات

ذیل میں ضلع جات کی اُن لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے اکتوبر ۷۹ء تا مئی ۱۹۸۰ء کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات اس کی طرف توجہ دیں۔ ان اضلاع کی صدر صاحبات سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ ان مقامات کا دورہ کر کے ان کی مکمل رپورٹ ہمیں بھجوائیں گی۔ نیز ان مقامات کی جماعتوں کے امیر اور صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان لجنات کو بیدار کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔

ضلع شیخوپورہ:۔ کالیہ، نانو ڈوگر، بھینی شرقپور، سرائے نارنگ، ستیہ والا، چک ۲۹ ڈیڑھ، چک دیالو اس، کرم پورہ، گرمولا چک ۱۶۹، جھکھی آنا، پچیکی، چک ۵ رتیاں، کجر۔

ضلع جہلم:۔ چک جمال، ڈنڈوت، کھیوڑہ، سرائے عالمگیر۔

ضلع لاہور:۔ اصل گروکے، ڈیارہ، نانو ڈوگر۔

ضلع قصور:۔ جوڑہ۔

" راولپنڈی:۔ کوہ مری، پنڈ بیگوال۔

" میانوالی:۔ چک ۷۰/H-B، چک ۱۵/D-B، چک ۴۷/T-D-A، جگر۔

" مظفر گڑھ:۔ علی پور، جتوئی، چک ۱۷۰/T-D-A، چک ۹۳/T-D-A، چک ۳۶۸/T-D-A، کوٹلہ رحم شاہ، چک ۷۰/H-7، چک ۳/P-4، بیٹ چنن۔

ضلع کیمبل پور:۔ کھیراں، ماچھی۔

ضلع پشاور:۔ امان گڑھ۔

ضلع بنوں:۔ بنوں، کوہاٹ

" ڈیرہ اسماعیل خان:۔ ڈیرہ اسماعیل خان

" غازیخان:۔ شادن لنڈ، مندرانی، کوٹ قیصرانی۔

" رحیم یار خان:۔ چک ۱۴۴/ع کاگڑھی، چک ۱۶۷/N-D، چک ۱۲۳/N-D، چک ۷۴، بستی جھنڈا بابا۔

ضلع بہاولپور:۔ چک ۸۴/ نہر فتح، گوٹھ چوہدری فتح دین باجوہ، چک ۱۸۳/ مراد۔

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۴۱/ مراد، چک ۳۲۹/A-R، چک ۳۰/T-R، چک ۹۳/H-R، ہارون آباد، موضع ذخیرہ شاہان، چک ۱۸۴/L-R۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ جھنگ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"ہم اراکین جماعت احمدیہ جھنگ اپنے امیر محترم شیخ محمد بشیر احمد علی کی ۲۴ر جون ۱۹۸۰ء کو اچانک اور المناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کے بڑے صاحبزادے اور شہید احمدیت حضرت مولانا نذیر احمد علی مرحوم کے بڑے بھائی تھے۔

تقسیم ملک سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد آپ کو گراں بہا دینی خدمات کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ آپ نے ربع صدی سے زائد عرصہ تک جھنگ کی مقامی اور ضلعی امارت کی ذمہ داریاں نہایت احسن اور خوبی سے نبھائیں اور اپنی وفات تک ان ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہے۔

مرحوم تہجد گذار، متقی، خوش خلق اور ملنسار تھے۔ نہایت وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے۔ اپنے وسیع کاروباری تعلقات کو بھی کبھی تبلیغی اور جماعتی کاموں میں آڑے نہ آنے دیا۔ آپ کی حسن تربیت اولاد ہی کا اثر ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم میاں محمد احمد صاحب بشیر ایک لمبے عرصہ سے ہماری جماعت میں سیکرٹری امور عامہ کی ذمہ داریاں بڑی خوبی سے نباہ رہے ہیں۔ مرحوم

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ انشاء اللہ ۷-۸-۹ر نومبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگا۔ ہدایات سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ میں متوقع تاریخیں ۲۴، ۲۵، ۲۶ر اکتوبر درج ہیں۔ لیکن بوجہ عید الاضحیٰ ان تاریخوں میں اجتماع منعقد نہیں ہوگا۔ تمام لجنات مطلع رہیں۔ ہر لجنہ کی نمائندگی بے حد ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری مولا بخش صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۹ر جون ۱۹۸۰ء بوقت ۹ بجے صبح ایک حادثہ میں بعمر ۸۵ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹے تین بیٹیاں نو پوتے نو پوتیاں ۸ نواسے اور ۳ نواسیاں چھوڑے ہیں مرحوم کی عمر ۸۵ سال تھی۔

(چوہدری محمد مالک ڈیرہ نواب صاحب)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کے داماد عزیزم بشارت احمد ناروے میں بیمار ہیں نیز ان کی ٹانگ میں بھی سخت درد رہتی ہے۔ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(خواجہ جلال الدین دفتر تعلیم)

(۲) میرے پانچ بچے بعارضہ خسرہ و بخار ایک ماہ سے بیمار ہیں اور بچی کی زبان پر فالج کا بھی حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے میرے سب بچوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری جملہ مشکلات و پریشانیاں دور فرمائے آمین۔

(ابوالنعیم نصیر احمد شاد ایم اے معلم وقف جدید چک ۳۷ ضلع گجرات)

(۳) خاکسار کو اپنے مکان کے سلسلہ میں بعض مشکلات پیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری مشکلات کو دور فرمائے آمین۔ (محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور)

(۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ کی جسمانی کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز رہتی ہے نیز خاکسار کو کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات کو دور فرمائے اور والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(محمد اسلم ممبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

(۵) خاکسار کو تقریباً چار ماہ سے سانس کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے کام کرنے سے بھی محروم ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (بشیر احمد نیل فروش نصیرہ آباد ربوہ)

نوٹ:۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اور ہم سب اراکین جماعت احمدیہ جھنگ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ نیز محض اپنے فضل سے اس خلا کو پورا فرمائے جو آپ کی وفات سے ہماری جماعت میں پیدا ہو گیا ہے آمین۔

(ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۶۵ :-

میں اقبال بیگم بیوہ مولوی ظہور الدین صاحب مرحوم قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۵۲ ساکن ۳۴۵ ریواز گارڈن ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۲) نقد -/۵۰۰ روپے (۳) زمین سفیدہ پلاٹ ۲۶ بلاک ۲۴ محلہ دارالرحمت شرقی رقبہ ۲ کنال ۴ مرلہ میرا حصہ نصف پلاٹ کا ۱/۸ حصہ ہے اندازاً قیمت -/۴۰۰۰ روپے (۴) زیور طلائی انگوٹھیاں ۲ عدد بالیاں ۲ عدد کل وزن ۲ تولہ اندازاً قیمت -/۲۴۰۰ روپے (۵) زمین سفیدہ رقبہ ۱ کنال ۱۱ مرلہ واقع ڈنگہ ضلع گجرات میرا حصہ ۱/۸ ہے قیمت -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ و خوراک پوشاک ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ وہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الاعتبار۔ اقبال بیگم ۳۴۵ ریواز گارڈن لاہور

گواہ شد۔ صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ A-۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور

گواہ شد۔ حمید اسلم قریشی پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۴۶۶ :-

میں دین محمد ولد مہر الدین صاحب قوم سدھ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیر پور ضلع عمر پارکر۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی اراضی بلاک ۲۵ واقعہ شیر پور ضلع عمر پارکر ۱۴ ایکڑ مالیتی -/۲۱۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد مکان کچا جو ۲ کمروں پر مشتمل ہے مالیت -/۵۰۰ روپے (۳) ایک عدد بھینس اور ایک بیل دونوں کی قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زراعت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ دین محمد ولد مہر الدین بمقام شیر پور ۵۰ محمد آباد ضلع عمر پارکر۔

گواہ شد۔ سلطان احمد صدر جماعت احمدیہ لطیف نگر۔

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن صاحب ولد محمد علی لطیف نگر ضلع عمر پارکر۔

مسل نمبر ۲۴۴۶۷ :-

میں فضل الٰہی ڈوگر ولد نذیر احمد ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد گھڑی مالیتی -/۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل الٰہی ڈوگر نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ براستہ مانگا ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ محمد ظفر اللہ ڈوگر ولد سردار نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نانو ڈوگر۔

گواہ شد۔ نور احمد مرتضیٰ ولد سردار محمد ابراہیم دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۴۶۸ :-

میں منور احمد ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم ورڈ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ منور احمد لانس نائیک اٹک سٹی معرفت احمدیہ دارالمطالعہ علامہ اقبال روڈ اٹک سٹی۔

گواہ شد۔ عبدالرشید احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ وصیت ۱۵۱۹۴۔

گواہ شد۔ عبدالستار ناصر مرزا گاؤں اٹک سٹی وصیت ۱۱۶۳۴۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

ناظمین اضلاع / زعماء مجالس انصار اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ جون / احسان کی رپورٹ کارگزاری جلد دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا کر مشکور فرماویں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار نے میٹرک کے امتحان میں ۷۰۰ نمبر لے کر اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے لیے یہ کامیابی مبارک کرے آمین۔

(محمد تنویر عارف فیروز والا ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے تعلیم لازمی کر دی تھی

مبشر نذیر

سولہویں فضل عمر درس القرآن کلاس سولہ روز جاری رہنے کے بعد ختم ہو گئی

دور و نزدیک سے آئے ہوئے دو ہزار تربیتی طلباء و طالبات کی شمولیت

ربوہ ۸ جولائی۔ قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کہا ہے کہ آج دنیا بھر میں تعلیم کو لازمی قرار دیئے جانے کی بات ہو رہی ہے۔ جبکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے تعلیم کو لازمی اور ضروری قرار دیا تھا۔ وہ آج یہاں دس بجے مسجد مبارک میں سولہویں فضل عمر درس القرآن کلاس کے اختتامی اجلاس سے بطور نمائندہ جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خطاب کر رہے تھے۔

یہ کلاس ۲۳ جون ۱۹۸۰ء سے ۸ جولائی ۱۹۸۰ء تک جاری رہی اور اس میں قرآن کریم حدیث علم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تاریخ احمدیت اور عربی کے اسباق پڑھائے گئے۔

محترم مولانا مبشر صاحب نے طلباء و طالبات کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کلاس کی غرض و غایت احمدیوں کو دینی علم سکھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء و طالبات کا یہ فرض ہے کہ وہ جو کچھ سیکھیں وہ واپس جا کر دوسروں کو سکھائیں۔ انہوں نے قرآن و حدیث کے حوالوں سے طلباء پر اپنے حاصل کردہ علم کو آگے پھیلانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ تو آج تعلیم کے میدان میں آگے آیا ہے۔ مگر آج سے ۱۴۰۰ سال قبل مسلمانوں نے اس پر عمل کیا تھا اور شمالی افریقہ میں جو پہلی یونیورسٹی قائم ہوئی اس کی پرنسپل ایک مسلمان خاتون تھی۔ اور اس کا خاوند یونیورسٹی میں پروفیسر تھا۔

اس سے پہلے کلاس کے مختصر حالات محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اور بتایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کلاس میں دو ہزار تربیتی طلباء و طالبات شامل ہوئے جس میں بیرونی جات سے آئے ہوئے طلباء کی تعداد پانچ سو ساٹھ (۵۶۰) اور طالبات کی تعداد چار سو ستر (۴۷۰) ہے۔ پچھلے سال کلاس کے اختتام تک ۱۵۸۲ طلباء و طالبات شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ امسال یہ امر بھی خوشکن رہا ہے کہ اس سال معیار اول یعنی گریجوایٹ اور اس سے زائد تعلیم والے معیار میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ۱۳۹ رہی ہے۔ جو کہ گزشتہ سال کی نسبت ۱۴ زیادہ ہے۔ مکرم انوری صاحب نے بتایا کہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال کلاس کے آغاز پر آئندہ سال کے لئے دو ہزار طلباء کا ٹارگٹ مقرر فرمایا تھا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی سال پورا ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

انوری صاحب نے بتایا کہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء و طالبات کے لئے تفریحی و ورزشی پروگرام میں رکھے گئے تھے۔ اور اس کے علاوہ مذاکرہ علمیہ کی شکل میں ہر شام مسجد حسن اقبال میں طلباء کے لئے اور طالبات کی قیام گاہ پر ان کے لئے علیحدہ پروگرام مقرر کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ طالبات کے لئے ان کی قیام گاہ پر حسن قرأت کی تربیت دینے کا بھی انتظام تھا۔ انہوں نے جملہ انتظامات کی کامیابی کے لئے ناظر ضیافت، صدر ان محلہ جات ربوہ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ طبی امداد کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے فضل عمر ہسپتال کے عملے کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی ابتدا تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ جو کہ مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔

ہر صاحب سلطنت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اعلیٰ کارکردگی اور شاندار نتائج میں پنجاب بھر میں سب سے آگے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادارہ ہذا کے طلباء پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے امتحانات میں مسلسل پوزیشنز حاصل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس دفعہ پھر ادارہ کے ایک طالب علم حافظ فضل الرحمٰن نے ریفریجریشن و ایئر کنڈیشننگ کے امتحان منعقدہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء میں ۳۵۳/۴۰۰ نمبر حاصل کر کے پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اگلی کلاسز مندرجہ ذیل ٹریڈز میں ۱۰ جولائی سے شروع ہونگی۔

(۱) الیکٹریشن (۲) ریفریجریشن و ایئر کنڈیشننگ

داخلہ محدود نشستوں کے لئے جاری ہے۔

المشتہر پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ فون ۵۹۲

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

ایک دلکش رہائشی منصوبہ

دار الفتوح

مسجد اقصیٰ کی غربی جانب قریباً نصف فرلانگ پر ساہیوال۔ چنیوٹ روڈ سے متصل دس اور پانچ مرلہ کے پلاٹ میٹھا پانی۔ کھلی فضا اور مناسب قیمت اقساط فروخت ہیں نیز الباسط کالونی۔ نصرت آباد اور جملہ جات اندرون ربوہ میں باموقعہ اور موزوں پلاٹ اور مکانات کے علاوہ مضافات ربوہ میں زرعی اراضی خریدنے کے لئے مومن اسٹیٹس سے رجوع فرمائیں۔

پروپرائٹر۔ مومن اسٹیٹس

بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

PP-517 فون نمبر

موسم گرما کی کیورز

- نکسیر کیور EPISTAXIS CURE
- سوزش چشم کیور EYES CURE
- یرقان کیور JAUNDICE CURE
- بواسیر کیور PILES CURE
- جلدی امراض کی کیور SKIN CURE
- سپرمیٹوریا کیور SPERMATORRHEA CURE

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

— پاکستان —

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴